مسنون طریقہ زندگی اختیار کریں

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب دامت برکاتہم عالیہ

ضبط وترتیب: طارق محمود

صدر وفاق المدارس العربیہ پاکستان شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خاں صاحب دامت برکاتہم العالیہ ۹/صفر ۱۴۳۷ھ بروز اتوار جامعہ بیت السلام لنک روڈ (کراچی) تشریف لے گئے ، جہاں آپ نے جامعہ کے زیر اہتمام منعقدہ تقریب تقسیم انعامات میں شرکت فرمائی۔ حضرت نے اس موقع پر علماء وطلبہ کو قیمتی نصائح سے بھی نوازا۔ ذیل میں حضرت صدر صاحب دامت برکاتہم کا نصیحت افروز بیان پیش کیا جارہا ہے۔ (ادارہ ماہنامہ وفاق)

☆☆☆

اَلحمدللّٰہ وکفٰی والصلاۃ والسلام علی عبادہ الذین اصطفٰی...... اَمّابعد!

فَاعوذباللّٰہ من الشیطٰن الرجیم بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم: یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجَات (القرآن)

وقال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم: "فضلُ العالمِ علی العابدِ کفضلی علٰی ادناکم"

وقال: "اَلعُلَمَاءُ ورثۃ الانبیاء، والانبیاءُ لم یورّثوا دیناراًولادرھماً......(اوکما قال علیہ السلام)

تین باتیں عرض کرنی ہیں...... پہلی یہ کہ آج یہاں کا یہ اجتماع جس ترتیب کے ساتھ ،حسن اور خوبصورتی کے ساتھ اوّل سے لے کر آخر تک چلتا رہا، اس پر میں یہاں کی انتظامیہ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

اس کے بعد دوسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ یہ طلبہ جو ہمارے مدارس میں اور خود یہاں علم دین حاصل کررہے ہیں اور شریعت کے علوم سے بہرہ ور ہورہے ہیں، یہ بڑے خوش نصیب ہیں، بڑے خوش قسمت ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرات انبیاء علیہم السلام کو جو علم عطا فرمایا ہے یہ وہ علم حاصل کررہے ہیں اور سید الاولین والآخرین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وراثت سے یہ خوش نصیب بن رہے ہیں۔ آپ کو یہ بات اچھی طرح معلوم ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی اخلاق کے ساتھ، اعمال کے ساتھ، عزیمت کے ساتھ، ہمت وحوصلے کے ساتھ

اورقربانیوں کے ساتھ اس دنیا کے اندر گزری ہے،تواب اگر ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وارث ہیں تو یہ ضروری ہوگا کہ وہ اعمال اور وہ اخلاق جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ پاک نے عطا کیے تھے وہ ہمارے اندر پائے جانے چاہییں ،اوراگر وہ اخلاق اور وہ اعمال ہمارے اندر موجود نہیں ہیں تو چاہے ہم کتنی کتابیں پڑھ لیں، چاہے ہم کتنی کتابیں لکھ لیں،آپ یقین کریں ہم عالم کہلانے کے مستحق نہیں ہیں،عالم وہی ہوتا ہے جو باعمل ہوتا ہے،جو آدمی باعمل نہیں ہے وہ عالم نہیں ہے......اس لیے اگر آپ کو اپنے علم کی قدر کرنی ہے،اپنے علم کی عظمت اور حرمت کی حفاظت کرنی ہے تو آپ کو عمل والی زندگی گزارنی ہوگی۔اس کے بغیر آپ عالم نہیں ہیں۔

تیسری بات مجھے یہ عرض کرنی ہے کہ آج بہت سے فتنے ہمارا چاروں طرف سے احاطہ کررہے ہیں،ہم ان فتنوں کے گھیرے میں داخل ہیں۔ان فتنوں میں سے ہمارے پاس آج ایک صورت یہ پیدا ہوگئی ہے کہ بہت سے نام نہاد علما چاہے وہ کتنے بھی مشہور ہیں، کتنی بھی ان کی عزت ہے،لیکن وہ فتنوں کا شکار ہوگئے ہیں ،اور نئے نئے طریقے جو سنت کے خلاف ہیں اور نئے نئے طریقے جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کے خلاف ہیں ان کو اِختیار کرنا شروع کردیا ہے تو آپ کو اس بات کا بہت اہتمام کرنا چاہیے کہ سنت والی زندگی گزاریں اور سنت کے خلاف جو صورتیں اختیار کی جارہی ہیں انہیں کچل دیں،ان کو پھینک دیں،ان سے نفرت اختیار کریں اور کسی کے بڑے نام کی وجہ سے دھوکے میں نہ آئیں۔اللہ تبارک وتعالیٰ ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائیں،آمین!

مدارس اسلامیہ کا بنیادی مقصد

مولانا ابوالقاسم نعمانی،مہتمم دارالعلوم دیوبند

پاسبانِ مدارس!......ہمیں سب سے پہلے مدارسِ اسلامیہ کے مقاصدِ قیام کو ایک بار پھر مستحضر کرلینا ضروری ہے،خاص طور پر اس لیے کہ آج بھی ایک طبقہ اس سلسلے میں دانستہ یا نادانستہ غلط فہمی کا شکار ہے جو یہ سمجھتا ہے کہ مدارس اسلامیہ کو دینی علوم کے ساتھ باضابطہ عصری علوم کی تعلیم کا نظم کرنا چاہیے تاکہ طلبۂ مدارس پر فراغت کے بعد سرکاری ملازمتوں یا مختلف تجارتی وصنعتی اداروں کے دروازے کھل سکیں۔ظاہر ہے کہ یہ بات مدارسِ اسلامیہ کے مقصدِ قیام سے ناواقف ہونے یا اس کو نظرانداز کرنے پر مبنی ہے۔حقیقت یہ ہے کہ مدارس اسلامیہ کا بنیادی مقصد،شریعت کے علمی،فکری اور دینی ورثہ کو اس کی اصلی شکل میں محفوظ رکھنا اور اس کے لیے ایسے افراد تیار کرنا ہے جو علمی رسوخ اور عملی پختگی کے ساتھ ساتھ ملت کے رہنمائی کے لیے مطلوبہ اوصاف سے متصف ہوں۔جن کی دین وشریعت سے وابستگی اور اللہ ورسول سے وفاداری ہر شک وشبہ سے بالاتر ہو،جن کو دنیا کا بڑے سے بڑا مفاد،دین کے چھوٹے سے چھوٹے اُصول سے انحراف پر آمادہ نہ کرسکے،جو ستائش کی تمنا اور صلے کی پرواسے بے نیاز ہوکر اپنا سب کچھ دین کے لیے قربان کرنے کے جذبے سے سرشار ہوں،اس قسم کی صلاحیت وصالحیت کے حامل افراد کی تیاری کے لیے یقیناً ہمیں اپنے طرزِ عمل کا ازسرِ نو جائزہ لینا اور اپنے نظامِ تعلیم وتربیت کو حضرات اکابر رحمہم اللہ کے مقرر کردہ منہاج پر استوار کرنا ضروری ہے۔(خطبہ صدارت دیوبند،مارچ ۲۰۱۵)